

ادان

جناب پروفیسر مقبول الحق قزطی

اذان و اقامت کے الفاظ اور معانی

اذان و اقامت کے الفاظ کے بارہ میں قبل ازیں یہ بتایا جا چکا ہے کہ افضل ترین اذان و اقامت کی صورت وہی ہے جو حضرت بلالؓ سے مروی ہے۔ علامہ اسلام کی غالب ترین اکثریت نے حضرت بلالؓ کی اذان و اقامت ہی کو پسند کیا ہے اور عالم اسلام کے اہم مراکز میں اسی اذان و اقامت پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن قیمؒ نے تہذیب میں فرمایا ہے کہ:

هو مذهب اکثر علماء الامصار و جرای بہ العمل فی الحومین و الحجاز و بلاد الشام و یمن و دیار مصر و نواحی المغرب الی اقصیٰ حجرت بلاد الاسلام۔ و هو قول الحسن البصری، و مکحول، و الزہری، و مالک، و الادرناسی، و الشافعی و احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و غیرہم و کذا لک حکاہ سعد القرظی فکان یفرد الاقائتہ و لم یزل و لدا جی محذورة و هم الذین یلوت الاذان بکفة یفردون الاقامتہ و یحکونہ عن جدہم و حجہم۔ و دنیا کے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے حرمین (مکہ اور مدینہ) حجاز، بلاد شام، یمن، دیار مصر اور مغرب کے نواحی سے بلاد اسلام کی آخری سرحد تک اسی اذان و اقامت پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ، مکحولؒ، زہریؒ، امام مالکؒ، اوزاعیؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہ اور ان کے سوا دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ سعد قزطیؒ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ وہ اقامت اکاری کہا کرتے تھے۔ ابو محمد زورہ کی اولاد جو کہ مکہ میں اذان دیا کرتے تھے انہوں نے بھی اپنے دادا ابو محمد زورہؒ سے یہ بات بیان کی ہے اور وہ خود بھی اقامت اکاری کہا کرتے تھے۔

علامہ ابن قیمؒ نے حضرت سعد قزطیؒ کا نام لیا ہے۔ یہ صحابی پہلے قبا میں موزن تھے۔ بعد اذان حسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلالؓ ملک شام چلے گئے تو حضرت سعدؒ ہی ان کی جگہ مسند نبویؐ میں موزن مقرر ہوئے۔ خطابی معالم السنن میں فرماتے ہیں:

ان بلاداً لحنی بالشام بعد موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و استخلف سعد القرظی

على الاذات في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد (حضرت) سعد قرظیؓ اس وقت مسجد نبویؐ میں مؤذن مقرر ہوئے جب بلالؓ ملک شام چلے گئے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبویؐ کے علاوہ دیگر مساجد میں بھی وہی اذان و اقامت دی جاتی تھی۔ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ، کہا کرتے تھے۔ اس سے قبل یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لائے تو اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی اذان مشروع ہوئی۔ اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ فتح مکہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو مخزومہؓ کو دوسری اذان اقامت کی تعلیم دی اس سے بعض ذہنوں میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ چونکہ ابو مخزومہؓ کی اذان و اقامت والی بات حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بعد کی ہے لہذا ابو مخزومہؓ کی حدیث پر ہی عمل کرتے ہوئے دوسری اقامت کہنا چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے ابو مخزومہؓ کی روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی تاسخ ہو اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان و اقامت نسوخ ہو چکی ہو۔ اس قسم کا ایک شے کسی شخص نے حضرت امام احمد بن حنبلؓ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ چونکہ ابو مخزومہؓ کی اذان کا واقعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بعد کا ہے لہذا اس پر کیوں عمل کیا جائے اس پر امام احمد بن حنبلؓ نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے کہ ابو مخزومہؓ کی روایت فتح مکہ کے بعد کی ہے۔ لیکن کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ آئے تو اس وقت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت نہ کہی؟ اگر کہی ہے اور یقیناً کہی ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل تو وہی ہوا جس پر حضرت بلالؓ نے اذان و اقامت کہی۔ مع الماسنن میں ہے۔

قیل لاحمد وكان يأخذني هذا باذان بلال، ليس اذات ابي محذورة بعد اذات بلال فانما يؤخذ بالاحداث فالاحداث من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عيسى لما عاد الى المدينة اقول بلا لاعلى اذانهم -

ترجمہ: (امام) احمد بن حنبلؓ بلالؓ کی اذان کے قائل تھے لہذا ان سے پوچھا گیا کہ کیا ابو مخزومہؓ کی اذان بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد نہیں؟ اور حضورؐ کے آخری عمل پر ہی عمل کرنا چاہئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ درست بات نہیں کہ جب آپؐ واپس (فتح مکہ سے) مدینہ آئے تو حضرت بلالؓ ہی کو مؤذن مقرر رکھا۔

اذان و اقامت کا معنی و مطلب :- اذان و اقامت اسلامی عقائد، عبادات اور شعائر کا اہم ترین

منظر میں۔ یہ سہی وجہ ہے کہ اذان کو کسی آبادی کے لیے مسلم و غیر مسلم قرار دینے کا معیار قرار دیا گیا ہے احادیث میں مذکور ہے کہ جہاد کے سفر کے دوران جب کسی آبادی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ اس سے گزر جاتے اور اگر اذان کی آواز سنائی دیتی تو اس پر حملہ آور ہو جاتے۔

تین مقامات کے علاوہ اذان و اقامت کے الفاظ اگرچہ یکساں ہیں تاہم مقاصد کے اعتبار سے دونوں میں بہت فرق ہے اذان کا مقصد مسجد اور مسجد سے باہر کے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ متعلقہ نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ جبکہ اقامت کی غرض وقایت محض مسجد میں حاضر نمازی حضرات کو یہ بتانا ہے کہ نماز کا آغاز ہونے والا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ اذان کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر کہی جاتی ہے جبکہ اقامت اس کی بر نسبت آہستہ اور پست آواز میں کہی جاتی ہے۔ اقامت کے آغاز میں تکبیر کو دوسرے اس لیے رکھا گیا کیونکہ عموماً اول وقت میں غفلت ہوتی ہے اور قد قامت الصلاة کو بھی اس لیے دہرایا گیا کہ مسجد میں موجود نمازی حضرات کو نماز کے قیام کی طرف پوری طرح متوجہ کر دیا جائے۔ اجمالی طور پر دیکھا جائے تو اذان و اقامت میں اختصار کے ساتھ تمام اہم اسلامی عقائد و عبادات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان میں وجود باری تعالیٰ، وحدانیت باری تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی صفات کمال اور صفات تنزیہیہ اقرار رسالت اور آخرت کا تصور بدرجہ کمال موجود ہے اسلام کی اساس و بنیاد شہادتین پر ہے اور یہ دونوں چیزیں اذان و اقامت میں موجود ہیں۔ قاضی عیاض اذان میں موجود ان ہی مطالب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الاذان کلمۃ جامعہ لعقیدۃ الایمان مشتملۃ علی نوعیہ من العقلیات والنقلیات
 واثبات الذات وما یتحققہ من الکمال ای الصفات الوجودیہ ومن التنزیہیہ ای
 الصفات العدمیۃ وکلمۃ اکبر مع اختصارھا دالۃ علی ما ذکونا۔

ترجمہ :- اذان ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس میں تمام عقائد موجود ہیں۔ اس میں سہی اور عملی دونوں طریقوں سے اثباتِ ذات موجود ہے اس میں وجود باری تعالیٰ کا اثبات ہے۔ اور اس کی صفات وجودیہ اور عدمیہ دونوں کا ذکر موجود ہے۔ اللہ اکبر کا لفظ مختصر ہونے کے باوجود ان تمام معانی پر دلالت کرتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

قاضی عیاضؒ نے صرف اذان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ تمام معانی اذان کے علاوہ اقامت میں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ کیونکہ اس کا آغاز بھی لفظ اللہ اکبر سے ہوتا ہے اور اس میں بھی اذان کی طرح شہادتین موجود ہیں۔ بلکہ عبادات کے معام میں اقامت اذان کی بر نسبت زیادہ واضح الفاظ پر مشتمل ہے

اذان میں نماز کا لفظ موجود نہیں بلکہ صرف اشارہ پایا جاتا ہے جب کہ اقامت میں صاف طور پر نماز کا ذکر موجود ہے۔ اب ہم اذان و اقامت کے الفاظ کا تفصیلی معنی بیان کرتے ہیں۔

۱۔ اللہ اکبر : اللہ سب سے بڑا ہے۔

یہ کلمہ تین مطالب پر مشتمل ہے۔

(۱) اثبات باری تعالیٰ - (۲) توحید باری تعالیٰ - (۳) یہ کہ وہ صفات کمال سے منصف

اور صفات سلبیہ سے منزہ ہے۔

اثبات باری تعالیٰ | ذات باری تعالیٰ کا اثبات نقلی اور عقلی ہر دو طریقہ سے ثابت و معلوم ہے

تمام سابقہ اسمانی کتب، تمام انبیاء و رسل نے اس کے وجود کی خبر دی ہے قرآن و سنت میں بھی بے شمار آیات و احادیث اس کے وجود پر دلالت کرتی ہے ان نقلی دلائل کی موجودگی میں اگرچہ عقلی دلائل کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ نقل عقل پر حادی ہے اور نقل کی موجودگی میں عقلی دلائل کی زیادہ ضرورت نہیں رہ جاتی بلکہ علماء اسلام میں سے جن حضرات نے نقلی دلائل کو نظر انداز کر کے محض عقلی دلائل سے وجود باری تعالیٰ کے اثبات کی کوشش کی ہے۔ ان کے اس فعل کو نظر استحسان نہیں دیکھا گیا جب بھیجیے نے نقلی دلائل کو پس پشت ڈال کر محض عقلی دلائل کی بنیاد پر توحید پر گھنگو کی تو مشہور امام مقاتل بن حیان نے کوشش کی کہ بھیجیے کا رد نقلی براہین کی بجائے عقیدات سے کیا جائے تو امام مقاتل کے اس فعل کو ناپسند کیا گیا۔ حافظ ابن قیمؒ صواعق میں فرماتے ہیں۔

وقد انکرو السلف علی مقاتل مردہ علی جہم بادۃ العقل۔

ترجمہ: عقلی دلائل سے بھیجیے کا رد کرنے پر ائمہ سلف نے امام مقاتل کے فعل کو پسند نہیں کیا۔ ہمارے دینی مدارس میں عقائد پر پڑھائی جانے والی مشہور کتاب عقائد نسفی (جو ایک حنفی عالم کی تحریر کردہ ہے) میں حدود عالم اور اثبات صنایع پر عقلی دلائل بہت دیئے گئے ہیں بلکہ ان ہی دلائل کو اساس بتایا گیا ہے نواب صدیق حسنؒ بغیۃ المراند میں اس طرز فکر پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

واترین دلیل کہ در متن مذکور شد دل فقیر در قلق است زیرا کہ برائے اثبات حدود عالم او کہ کتاب خالق عالم و سنت اعلم عالم چہ کم است کہ دست ہدایاں عقل زدہ آید با وجود براہین سمیعہ در اثبات عقائد اسلامیہ بخش و خاشاک عقل او یحسین کچھام عقل است۔

ترجمہ: متن میں جو دلیل بیان کی گئی ہے اس سے فقیر کے دل میں سخت قلق ہوا ہے کیونکہ

حدوث عالم کے اثبات کے لیے خالق جہاں کی کتاب اور تمام عالم سے زیادہ علم رکھنے والے کی

سنت سے کیا دلائل کم ہیں۔ ان نقلی اور سمعی دلائل کی موجودگی میں اپنا دامن عقل کے خس و خاشاک کے حوالے کر دینا کہاں کی عقل مندی ہے۔

وقریب پانچ صدیہ کریم بر اثبات صانع عالم و مبداء الگیتی دلالت دارو و ادرا کتاب و سنت مغنی است از ایراد براہین کلامیہ و مقالات فلسفیہ کہ الصباح یعنی عن المصباح۔

ترجمہ:- اس جہان کے آغاز اور اس کے بنانے والے پر تقریباً قرآن حکیم کی پانچ سو آیات دلالت کرتی ہیں اور کتاب و سنت کے دلائل کی موجودگی میں منطقی و فلسفی دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ دن کی روشنی میں چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی

نواب صدیق حسن صاحب کی اس سخت تنقید کی وجہ یہ ہے کہ عقائد و ایمانیات ایسی چیز ہیں کہ انہیں عقل کے حوالہ کر دیا جائے کیونکہ عقل میں غلطی اور صحت دونوں کا احتمال ہے اور عقائد میں غلطی کا معنی کفر ہے مثلاً اسی شرح عقائد میں علامہ تفتازانی نے ایک ایسی غلطی کی (جو کہ ان کی محض عقیدت پرستی کی وجہ سے سرزد ہوئی۔ جس کی توقع ان سے نہیں کی جاسکتی تھی۔ انہوں نے آیت مبارکہ لَوْ كَانَ فِيهَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا کے متعلق لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی یکتائی پر یہ آیت اتمامی یعنی ظنی دلیل ہے جس سے یقین حاصل نہیں ہو سکتا۔ تفتازانی کی اس غلطی پر گرفت کرتے ہوئے نواب صاحب فرماتے ہیں۔

این حرفے است کے از ان مود بر تن مسلمان بتجدد اسلام و این حرف یعنی پر بلکہ این است حجت قطعیہ است و تقریرے کہ در رفع حجت آن کردہ مبنی بر شفا حرف ہا راست۔

ترجمہ:- یہ ایسی (گھاڑی) بات ہے جس کو سن کر ایک مسلمان کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں دعویٰ اسلام کا اور بات ایسی! بلکہ یہ آیت قطعی دلیل ہے اور اس (تفتازانی) نے اس آیت کے حجت ہونے کے خلاف جو تقریر کی ہے وہ آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہونے والی بات ہے۔ بات ذرا طویل ہو گئی ہے۔ مقصد صرف یہ بیان کرنا تھا کہ وجود باری تعالیٰ پر نقلی اور عقلی دونوں دلائل

موجود ہیں مگر اساس اور بنیاد نقلی دلائل ہی ہیں۔ اور عقلی دلائل محض نقلی دلائل کے موید ہیں مگر بنیاد نہیں ہیں۔ باری تعالیٰ کا یہ وجود خارجی ہے معنوی یا خیالی نہیں جیسا کہ بعض فلاسفہ و منطقیین نے سمجھ رکھا ہے۔ اس کا وجود مخلوق سے جدا اور بائن ہے۔ پتہ وہ عین عالم ہے اور نہ داخل عالم وہ عین پرستوی ہے اور اس کا علم ہر جگہ ہے

بسم اللہ اس کے اسماء ذاتیہ میں سے ہے۔ یہ اور اسی طرح دوسرے اسماء حتیٰ نہ عین ذات حق اور نہ غیر ذات عین ذات اس لیے نہیں کہ ان کی اضافت ذات حق تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے

اور اس لیے بھی کہ اسماء متحدہ نہیں بلکہ مختلف المعنی ہیں۔ سبب کا معنی بصیر اور حسنی کا معنی قدیر نہیں۔ علیم کا معنی متکلم اور متکلم کا معنی علیم نہیں۔ اور غیر ذات اس لیے نہیں کہ اسماء باری تعالیٰ قدیمی اور ازلی ہیں۔ مخلوق اور حادث نہیں۔ اسماء کی تسبیح و تقدیس کا حکم دیا گیا ہے۔ رحمن و رحیم سے استعاذہ کا حکم ہے اگر اسماء احسنی مخلوق ہوں تو عرض پر خالق و مخلوق کا برابر استوی لازم آتا ہے۔ "الرحمن علی العرش استوی" رحمن عرش پر مستوی ہوا اگر اسم رحمن غیر ذات ہے اور مخلوق ہے تو ماننا پڑے گا کہ عرش پر غیر ذات بھی اور خالق کے ساتھ مخلوق بھی مستوی ہے اور ایسا کہنا صریحاً کفر کے ذمہ میں آتا ہے لہذا اسماء باری تعالیٰ غیر مخلوق ہیں قدیم اور ازلی ہیں۔ اور وہ نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات اسماء احسنی مجاز بھی نہیں جیسا کہ بعض فلاسفہ اور متکلمین کا قول ہے۔ یہ اسماء حقیقی ہیں ان کو مجاز پر محمول کرنا ذات حق تعالیٰ کی توہین ہے اور انکار وجود کے مترادف ہے۔ کیونکہ مجاز کی نفی جائز ہوتی ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ اسم غیر ہے تو یہ کہنا بھی جائز ہے کہ اسم شیر نہیں ہے۔ لہذا اگر اسماء احسنی کو مجاز پر محمول کیا جائے گا تو جہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ذات حق تعالیٰ قدیر ہے، علیم ہے، رحمن اور رحیم ہے وہاں یہ کہنا بھی بالکل درست ہوگا کہ اس کی ذات نہ علیم و قدیر ہے اور نہ رحمن و رحیم۔ اور یہ بات وجود باری تعالیٰ کے انکار کے مترادف ہے جو صریحاً کفر ہے۔ لہذا اسماء احسنی نہ مخلوق ہیں اور نہ ہی مجاز پر محمول ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمان کہلانے کے بعد چونکہ علانیہ اور پرہ راست وجود باری تعالیٰ کا انکار ناممکن تھا لہذا بعض دشمنان اسلام نے اسلام کا بادہ اوڑھ کر اور اکثریت نے ان سے متاثر ہو کر اسماء احسنی کا صریحاً انکار نہ کیا لیکن بظاہر ایسی منطقی و فلسفی باتیں کہیں کہیں ان کو تسلیم کر لیا جائے تو بالواسطہ طور پر وجود ذات کا انکار ہی ہوتا ہے۔ اسماء احسنی میں عقیدہ ایمان کی تمام سماں بائیں موجود ہیں۔ اسماء احسنی میں اثبات صانع عالم ہے جو کہ دھریہ اور معطلہ کے خلاف بات ہے۔ اسماء باری تعالیٰ میں توحید ہے جو مشرکین کا رد ہے۔ ان میں تخریج ہے جو کہ مشبہ اور شجرہ کے خلاف ہے۔ اسماء احسنی میں اس کی بادشاہی اور حاکمیت اور تصرف کا عقیدہ ہے جو ان لوگوں کے خلاف ہے جو تدمیر ملائکہ یا کواکب کے قائل ہیں۔ اسی طرح اسماء احسنی میں مشیت و ارادہ ہے جو قائلین علت و معلول کے خلاف ہے اب چونکہ ذات باری تعالیٰ کے متعلق تمام بنیادی عقائد اسماء احسنی ہی میں لہذا دشمنان اسلام نے سب سے پہلے انہیں ہی ہدف بنایا اور ان میں الحاد کیا۔ لہذا اذان و اقامت میں سب سے پہلے اسم اللہ ہی کا ذکر کیا گیا کیونکہ یہ اسماء احسنی ہیں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ اسم اعظم بھی ہے اور دیگر تمام صفات کا موصوف بھی۔

اکبر، اسماء حسنیٰ میں سے بعض ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات حق تعالیٰ صفات کمال سے موصوف ہے مثلاً - قدیر، علیم، البصیر، حکیم اور بعض اسماء ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ذات برکات صفات سلبیہ سے منزہ ہے - جیسے قدوس، سلوح، یہاں اکبر بھی اسی معنی میں ہے کہ اس کی ذات صفت کمال سے متصف ہے - اور صفت سلبی سے منزہ ہے - وہ سب سے بڑا ہے - جس طرح اعلیٰ ہے اسی طرح اکبر ہے وہ سب سے بڑا ہے کسی سے جھوٹا نہیں یہ سبھا وچر ہے کہ یہ کہتا تو جائز ہے کہ اللہ اکبر مگر یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ اصغر -

ان تصریحات سے بخوبی اندازہ ہو چکا ہوگا کہ اذان و اقامت کا پہلا کلمہ ہی کس قدر معرکہ الارا ہے اور کس قدر مسائل اعتقادیہ کا جامع و مانع ہے -

قرۃ اثنا عشریہ اور کلمہ اللہ اکبر، فرقہ اثنا عشریہ بھی جھمیہ معتزلہ کی طرح اسماء حسنیٰ کے مخلوق ہونے اور صفات کی تاویل کے قابل ہیں - بلکہ بعض ائمہ اثنا عشریہ سے تو یہ بھی منقول ہے کہ دراصل اسماء حسنیٰ ان ہی کی ذات ہے - اصول کافی میں امام ابو عبد اللہ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ -

نحن والله الاسماء الحسنى التي لا يقبل الله من العباد عملاً الا بمعرفتنا -

بخدا ہم ہی اسماء حسنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا کوئی عمل بھی ہمارے ذریعہ کے سوا قبول نہیں کرتا -

اس قول کی نسبت امام موصوف کی طرف یا تو محض افتراء ہے اور اگر واقعی آپ کا یہ ارشاد ہے تو محض تعلق ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف بھی اصول کافی میں یہ قول منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا -

انا عين الله وانا يد الله وانا جنب الله وانا باب الله

میں اللہ کی آنکھ، اللہ کا ہاتھ، اللہ کا پہلو اور اللہ کا دروازہ ہوں -

اس سے معلوم ہوا کہ فرقہ اثنا عشریہ اسماء و صفات کو اس طرح نہیں مانتا جس طرح ائمہ سلفت نے مانتا اور وہ اس معاملہ میں بھی حد اعتدال سے متجاوز ہے - اسماء و صفات کے بارہ میں ائمہ اثنا عشریہ کے اقوال یہ ہیں -

من عبد الاسم والمعنى فتد اشرك -

جس نے اسم اور معنی کی عبادت کی اس نے شرک کیا - دوسری روایت میں فقہ کفر کے الفاظ ہیں کہ اس نے کفر کیا -

اس سے معلوم ہوا کہ فرقہ اثنا عشریہ کے نزدیک توحید کا تصور جھمیہ معتزلہ سے مختلف نہیں

کیونکہ ان کی طرح یہ بھی اسم اور منسی کو مغایر اور تمناؤں چیزیں سمجھتے ہیں۔ لہذا اب صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک لفظ اکبر کا معنی یہ نہیں ہو سکتا جو امر سلف نے کیا ہے بلکہ ان کے نزدیک اللہ اکبر کا معنی یہ ہے کہ اللہ اس بات سے برتر و بالہ ہے کہ اس کی صفت ہو اصول کافی میں ہے کہ امام ابو عبد اللہ نے کہا کہ اتنی منی اللہ اکبر، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اللہ اکبر من کل شئی واللہ ہر چیز سے بڑا ہے، اس پر امام ابو عبد اللہ نے فرمایا فان ثم شئی فلیکن اکبر منہ۔ کیا وہاں کوئی چیز تھی کہ وہ اس سے بڑا ہوتا۔

اس شخص نے پوچھا ماہور پھر اس کا مطلب کیا ہے اس پر امام موصوف نے فرمایا:۔
اللہ اکبر من ات بوصف۔

اللہ اکبر کا مطلب کہ اللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی صفات (قبیل) ہوں۔
اصول کافی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

امام ابو عبد اللہ کے نزدیک اسماء و صفات قدیم نہیں محدث و مخلوق ہیں کیونکہ جب کوئی چیز تھی ہی نہیں تو بڑا کس سے ہو لہذا اکبر صفت محدث ہے۔ اس طرح جب مخلوق نہ تھی تو خالق کیسے ہوا۔ جب معلوم نہ تھا تو عالم کیسے ہوا۔ جب مرزوق نہ تھا تو رازق کیسے ہوا۔ جب مخاطب نہ تھا تو متکلم کیسے ہوا۔ اس بنا پر فرقہ اثنا عشریہ جھمیر معتزلہ کی طرح قرآن کو بھی مخلوق مانتے ہیں۔ اگرچہ یہ فرقہ کلام نفسی کا قائل نہیں تاہم خلق قرآن میں ان کے ہمنوا ہے۔ لہذا ان کے نزدیک اللہ اکبر کا معنی یہ ہے کہ اکبر ان یوصف کہ وہ صفات قدیمہ سے موصوف نہیں۔

بہتیمہ: پیکی جواب۔

کا استفسار اور اس کے جواب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اگر آپ اب بھی اس مسئلہ کی کوئی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں یا "میشاق" کے صفحات اس نازک مسئلہ کے بوجھ کے متحمل نہیں ہو سکتے تو ازراہ یہ مضمون اور ضیاء الحسن صاحب فاروقی کا پتہ مجھے روانہ فرما دیجئے تاکہ میں انہیں یہ معلومات براہ راست بھیج سکوں۔

کیونکہ بہر حال اگر کوئی حق کا متلاشی ہے تو اس تک حق بات پہنچنی چاہیے۔ میرا پتہ لکھا ہوا جو ابی لغاد بھی ٹسک ہے۔ ہر دو صورتوں سے مطلع فرمائیں نوازش ہوگی۔
والسلام

غیر اندیش

طارق رشیدی بزمہ ۲۵، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳